سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 3 ایس سی آر

یونین آف انڈیا اور دیگران

بنام

کشوری لال بابلانی

3 دسمبر 1998

[مسز سجاتاوی۔منوہر اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز]

ملازمت قانون:

بھارتیہ انتظامی خدمت-درجہ I اور درجہ II ملازمت-تقرری۔آئی اے ایس میں اہل مدعاعلیہ کی- محکمہ محصول میں درجہ II ملازمت میں تقرری کے لئے مقرر کردہ دستیاب خالی اسامیوں کی بنیاد پر-اس کے بعد اپیل کنندہ کی طرف سے درجہ I ملازمت میں تقرری کے لئے کی گئی نمائندگی-خالی اسامیوں کی گنتی میں غلطی کی بنیاد-براہ راست بھرتیوں کے لئے 50 فیصد اور ترقی کے لئے 50 فیصد فراہم کرنے والے قواعد پر عمل نہ کرنا -نمائندگی کو مسترد کرنا-ٹریبونل کے سامنے درخواست-ٹریبونل کی طرف سے ہدایت 50:50 کوٹے کی سختی سے تعمیل میں خالی اسامیوں کو ایڈجسٹ کرنے کے بعد مدعاعلیہ کی تقرری پر غور کریں-یونین آف انڈیا کی اپیل -تاخیر سے مساوات کو نقصان پہنچتا ہے-15 اور 20 سال کی تاخیر کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا جب درخواست دہندہ عدالت کے سامنے مساوات طلب کرتا ہے-ان تمام سالوں کے لئے درخواست دہندگان کو کسی خاص عہدے پر کوئی قانونی حق نہیں تھا-10 سال سے زیادہ عرصے کے بعد، خالی اسامیوں کے انتخاب اور نوٹیفکیشن کا عمل متعلقہ ملازمت کے مناسب کام اور حوصلے کے مفاد میں دوبارہ نہیں کھولا جاسکتا ہے-اس سے اس ملازمت کے ممبروں کی ایک بہت بڑی تعداد کے موجودہ عہدوں کو خطرہ لاحق ہوگا-تاہم، اب اس فائدہ کو چھیننا مناسب نہیں ہوگا جو مدعاعلیہ نے ٹریبونل کے احکامات کے تحت حاصل کیا ہے-لیکن وقت گزرنے کے بعد، ایسی راحت کسی اور کو نہیں دی جاسکتی۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1328 آف 1995۔

1992 کے ٹی۔اے۔نمبر 11 میں بمبئی کے سینٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے 6.9.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

انوپ جی۔چودھری، وی۔کے۔ورما کی طرف سے ہیمنت شرما۔

مدعاعلیہ کے لئے جی۔ڈی۔گپتا اور ایس۔آر۔سیتیا۔

پنکج کالرا اور وجے کمار کو ثالثی کے لئے نامزد کیا گیا۔

عدالت کا درج ذیل حکم دیا گیا:

جواب دہندہ نے سال 1974 میں آئی۔اے۔ایس اور الائیڈ سروسز کے امتحان میں شرکت کی۔ انہوں نے یہ امتحان پاس کیا اور زمرہ سوم میں نمبر شمار 221 پر رکھا گیا۔نمبر شمار 198 تک کے امیدواروں کو دستیاب خالی اسامیوں کی بنیاد پر درجہ I ملازمت میں ایڈجسٹ کیا گیا تھا۔چونکہ جواب دہندہ نمبر شمار 2 میں تھا۔ 221، انہیں محکمہ محصول میں درجہ II ملازمت میں ایڈجسٹ کیا گیا تھا۔

10.11.1976 سے وہ بمبئی کسٹمز ہاوس میں محصول تشخیص کار (درجہ II) کے طور پر کام کر رہے تھے۔ 1983 میں، مدعاعلیہ نے اس بات کی نمائندگی کی کہ 1974 میں، جب محکمہ کسٹمز اینڈ ایکسائز نے آئی اے ایس اور الائیڈ سروسز کے امتحان میں داخلہ لینے والے امیدواروں کے ذریعہ خالی اسامیوں کو بھرنے کے لئے دستیاب خالی اسامیوں کو مطلع کیا تھا، تو خالی اسامیوں کی تعداد کو غلط طور پر مطلع کیا گیا تھا۔ابتدائی طور پر، اس محکمہ نے پہلے درجے کے عہدوں کے لئے 35 خالی اسامیوں کو بھرنے کی اطلاع دی تھی۔اس اعداد وشمار کو آخر کار 40 خالی اسامیوں پر نظر ثانی کی گئی۔جواب دہندہ کے مطابق 1974 میں درجہ I کے عہدوں پر 97 خالی اسامیوں کو نوٹیفائی کیا جانا چاہیئے تھا نہ کہ 40 کو۔اگر خالی اسامیوں کو صحیح طریقے سے مطلع کیا گیا ہوتا، تو انہیں

1974 میں اس محکمہ میں درجہ ا کے عہدے پر مقرر کیا جاتا۔ 1993 میں کی گئی نمائندگی کو 23.9.1985 کو مسترد کر دیا گیا تھا۔

اس کے بعد مدعا علیہ نے 1985 کی عرضی درخواست نمبر 1933 کے طور پر بمبئی ہائی کورٹ میں ایک عرضی درخواست دائر کی جسے سینٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹربیونل کی بمبئی بنچ کو منتقل کر دیا گیا۔ ٹربیونل نے اپنے فیصلے اور حکم کی تاریخ 6.9.94 کے ذریعہ مدعا علیہ کی درخواست کو منظور کیا ہے۔ موجودہ اپیل ٹربیونل کے مذکورہ فیصلے اور حکم سے دائر کی گئی ہے۔

اپیل کنندگان نے تسلیم کیا ہے کہ اس محکمے سے متعلق بھرتی کے قواعد کے مطابق، براہ راست بھرتیوں کے لیے 50 فیصد اور ترقی پانے والوں کے لیے 50 فیصد کوٹہ ہے۔ جن آسامیوں پر براہ راست بھرتیوں کے لیے 50 فیصد کوٹہ لگانے کے لیے غور کیا جانا ہے، وہ صرف مستقل آسامیاں نہیں ہیں بلکہ طویل مدتی کی عارضی اسامیاں بھی ہیں۔ تاہم، غلطی سے، سال 1990 تک، صرف مستقل اسامیاں جو 50 فیصد کوٹے کی بنیاد پر براہ راست بھرتیوں کے لیے دستیاب تھیں۔ اس پوزیشن کو سال 1990 سے درست کیا گیا ہے۔ اپیل کنندگان نے یہ بھی قبول کیا کہ اگر 1974 میں طویل مدت کی عارضی اسامیوں کو مدنظر رکھا گیا تھا تو 97 اسامیوں کو نوٹیفکیشن دیا جانا چاہیے تھا۔ ٹربیونل نے اس سلسلے میں، سنٹرل بورڈ آف ریونیو کی طرف سے مورخہ 20.4.1953 کو جاری کردہ ایک یادداشت کا بجا طور پر حوالہ دیا ہے جس میں درجات میں تصدیق، ترقی، تبدیلی، چھانٹی وغیرہ کا طریقہ کار بتایا گیا ہے جو جزوی طور پر براہ راست بھرتیوں کے ذریعے اور جزوی طور پر بھرتی ہیں، مقرر کیا گیا ہے۔ اس یادداشت میں واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ مستقل اسامیوں اور طویل مدتی اسامیوں کو پُر کرنے اور اسامیاں جو کہ پہلی مثال میں عارضی ہوں، طویل مدتی یا مستقل اسامیاں ہونے کا امکان ہے، مثال کے طور پر، مخصوص مدت کے لیے منظور شدہ پوسٹوں کی تجدید کا امکان، تناسب براہ راست بھرتیوں اور ترقی پانے والے افسران کے لیے مقررہ کو سختی سے برقرار رکھا جائے۔ عارضی اسامیاں جیسے رخصتی اسامیاں، تاہم محکمانہ اراکین کی ترقی کے ذریعے پُر کی جا سکتی ہیں، قطع نظران کے لیے مقرر کردہ کوٹہ۔ وزارت داخلہ کی طرف سے جاری کردہ آفس یادداشت مورخہ 8.6.1967 میں بھی یہی صورتحال برقرار ہے جس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ ”موت، سبکدوشی، استعفیٰ، عہدہ داروں کی ایک پوسٹ سے ترقی کی وجہ سے پوسٹ/گریڈ/سروس میں پیدا ہونے والی تمام واضح اسامیاں۔ اعلیٰ منصب/گریڈ، بشمول 3 سال سے زائد مدت کے لیے ڈیپوٹیشن، اور

عارضی آسامیوں کی تخلیق سے پیدا ہونے والی اسامیاں جن کو مستقل یا طویل مدتی بنیادوں پر جاری رکھنے کا امکان ہے، کو بھرتی کے قواعد کی دفعات کے مطابق پُر کیا جانا چاہیے اور ان پر عمل درآمد کیا جانا چاہیے۔ بھرتی کے فہرست میں۔" اس لیے اپیل کنندگان کو نہ صرف مستقل خالی آسامیوں کو مطلع کرنے کی ضرورت تھی بلکہ طویل مدتی مدت کی عارضی اسامیوں کو بھی مطلع کرنا تھا اور اس کے مطابق ان کے 50 فیصد کوٹے کے لیے براہ راست بھرتیوں کے لیے دستیاب اسامیوں کی کل تعداد کا تعین کرنا تھا۔

اس لئے ٹریبونل نے اپیل کنندگان کو ہدایت دی ہے کہ وہ 1974 کے یو پی ایس سی امتحان کے نتائج کے اعلان کے وقت اسسٹنٹ کلکٹر آف کسٹمز/ سینٹرل ایکسائز کے عہدوں کے لئے براہ راست بھرتیوں اور ترقی پانے والوں کے درمیان 50:50 کوٹہ سسٹم کی سختی سے تعمیل کرتے ہوئے خالی اسامیوں کو ایڈجسٹ کرنے کے بعد مدعا علیہ کی تقرری پر غور کریں۔ اگر خالی اسامیوں کی تعداد کافی زیادہ پائی جاتی ہے، تو انہیں 1974 کے امتحان کی بنیاد پر مقرر کیے گئے دیگر افراد کے ساتھ تصوراتی عہدہ اور سنیارٹی الاٹ کی جا سکتی ہے۔ تاہم، یہ راحت جواب دہندہ کو اسسٹنٹ کلکٹر کے عہدے کی تنخواہ اور الاونس کے فوائد کا حقدار نہیں بنائے گی، جس کے خلاف انہوں نے اس گریڈ میں ترقی تک کام کیا تھا۔

اپیل کنندگان نے کچھ جواز کے ساتھ ہمارے سامنے کہا کہ سال 1985 میں دائر کی گئی ایک عرضی درخواست میں 1974 میں کی گئی تقرریوں میں خلل نہیں ڈالنا چاہیے تھا۔ اگر اسی طرح کی راحت ان تمام لوگوں کو دی جاتی ہے جو 1974 میں ایل اے ایس اور الائیڈ سروسز کے امتحان کی میرٹ لسٹ میں تھے اور جنہیں سال 1974 میں خالی اسامیوں کے غلط نوٹیفکیشن کی وجہ سے درجہ II کے عہدوں پر رکھا گیا تھا، تو سال 1974 میں مقرر کردہ افراد کی پوسٹنگ اور عہدوں میں مکمل خلل پڑے گا جو اب نہ صرف مختلف عہدوں پر فائز ہیں۔ اس محکمے میں بلکہ دیگر مختلف الائیڈ سروسز میں بھی۔ اگر 1975 سے 1990 تک کسی بھی آنے والے سالوں کے لئے خالی اسامیوں کا دوبارہ حساب لگایا جاتا ہے اور ان سالوں کے دوران بڑی تعداد میں امیدواروں کو دی جانے والی ابتدائی پوسٹنگ میں خلل پڑتا ہے تو یہی صورتحال ہوگی۔ بلاشبہ وہ اس اندیشے کے بارے میں درست ہیں۔ انصاف کو شکست دینے میں تاخیر فقہ کا ایک معروف اصول ہے۔ 15 اور 20 سال کی تاخیر کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے جب کوئی درخواست گزار عدالت کے سامنے مساوات چاہتا ہے۔ یہ بالکل واضح ہے کہ ان تمام سالوں کے لئے درخواست دہندگان کو کسی خاص عہدے پر کوئی قانونی حق نہیں تھا۔ 10 سال سے زیادہ عرصے کے بعد، متعلقہ خدمات کے مناسب کام اور حوصلے کے مفاد میں خالی اسامیوں کے

انتخاب اور نوٹیفکیشن کا عمل دوبارہ نہیں کھولا جا سکتا ہے اور نہ ہی دوبارہ کھولا جانا چاہئے۔ اس سے اس ملازمت کے ارکان کی ایک بہت بڑی تعداد کے موجودہ عہدوں کو بھی خطرہ لاحق ہوگا۔ حالانکہ، مدعاعلیہ نے کہا کہ دراصل انہیں ٹریبونل نے راحت دی ہے۔ نتیجتاً انہیں گروپ 'اے' کی تقرری اور اس کے بعد ترقیاں دینے کے لیے مختلف احکامات جاری کیے گئے ہیں، حالانکہ یہ اس اپیل کے نتائج سے مشروط ہیں۔ سوال صرف یہ ہے کہ کیا ان کے دلائل کی میرٹ کو برقرار رکھنے کے بعد اب ہمیں وہ فائدہ چھین لینا چاہیے جو مدعاعلیہ نے ٹریبونل کے احکامات کے تحت حاصل کیا ہے۔

ہمیں نہیں لگتا کہ مدعاعلیہ کے لئے یہ مناسب ہوگا کہ وہ اس فائدے کو چھین لے جو اس نے ان دلائل کی بنیاد پر حاصل کیا ہے جو جائز کے طور پر قبول کیے جاتے ہیں۔ لہٰذا ہم اس ریلیف کو برقرار رکھتے ہیں جو مدعاعلیہ کو دی گئی ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس وقت گزرنے کے بعد ایسی راحت کسی اور کو نہیں دی جا سکتی۔

ایک مداخلت کی درخواست ہمارے سامنے ہے جو سال 1996 میں ایک شخص نے دائر کی تھی جو سال 1975 میں بھرتی ہوا تھا۔ اپیل کنندگان نے یہ بھی نشاندہی کی ہے کہ موجودہ معاملے میں ٹریبونل کے فیصلے کے بعد، انہیں 1974 سے 1990 کی مدت کے دوران مقرر کردہ دیگر افراد سے متعدد درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ اس طرح کی تاخیر سے درخواستوں پر اب غور نہیں کیا جا سکتا ہے، لہٰذا، ہم مداخلت کی درخواست کو مسترد کرتے ہیں۔ ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ موجودہ حکم صرف مدعاعلیہ کے سلسلے میں ان وجوہات کی بنا پر کام کرے گا جو ہم پہلے طے کر چکے ہیں۔ ہم یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ براہ راست بھرتیوں کے لئے دستیاب خالی اسامیوں کو مطلع کرنے میں اپیل کنندگان 20.4.1953 اور 8.6.1967 کی دفتری یادداشت کے مطابق طویل مدت کی مستقل اور عارضی خالی اسامیوں کو مدنظر رکھنے کے پابند ہیں۔ تاہم، اس سے اپیل کنندگان کے اس حق پر کوئی اثر نہیں پڑے گا کہ وہ قانون کے مطابق ان خالی اسامیوں کی تعداد کے بارے میں فیصلہ کریں جنہیں پر کرنا ضروری ہے یا نہیں، جبکہ ترقی یافتہ اور براہ راست بھرتیوں کے درمیان 50:50 کا تناسب برقرار رکھا جائے گا۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر، دیوانی اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔

ٹی این اے

اپیل خارج کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this document